اعتکاف کے متعلق 30 مختصر مسائل

ترتیب: عبد اللّٰہ محسن الصاهود
ترجمہ: عبد الرحمن فیض اللّٰہ

مترجم
جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بمحافظة الوجه

اعتکاف کا معنی

سوال/1: اعتکاف کا کیا معنی ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اعتکاف کا معنی ہے خود کو اللہ کی عبادت اور اللہ کے ساتھ یکسوئی کے لئے فارغ کر لینا، اسی کو شرعی خلوت (اعتکاف) کہتے ہیں۔ بعض لوگ اعتکاف کی تعریف یوں کرتے ہیں: تمام مخلوقات سے تعلق توڑ کر خالق سے تعلق جوڑنا۔(مجموع الفتاوی 15/438)

ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اعتکاف کا معنی ہے ایک انسان کا اللہ کی عبادت کی خاطر مسجد کو لازم پکڑ لینا، تاکہ لوگوں سے کنارہ کش ہو کر صرف اللہ کی عبادت میں مشغول ہو سکے۔(مجموع الفتاوی 20/155)

اعتکاف کا حکم

سوال/2: اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اعتکاف مرد اور عورت سب کے حق میں سنت ہے۔(مجموع الفتاوی 15/442)

ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیلۃ القدر تلاشنے کے لئے اعتکاف مسنون ہے۔

(مجموع الفتاوی 20/156)

ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رمضان میں اعتکاف کرنا سنت ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی زندگی میں اعتکاف کیا ہے اور آپ کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا، اعتکاف کے مسنون ہونے پر اہل علم کا اجماع ہے۔(مجموع الفتاوى 20/158)

سوال/3: کیا رمضان کے علاوہ دنوں میں بھی اعتکاف کرنا مشروع ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رمضان اور غیر رمضان ہمیشہ اعتکاف مشروع ہے اور روزہ رکھ کر اعتکاف کرنا افضل ہے۔(مجموع الفتاوى 15/438)

ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مشروع یہ ہے کہ اعتکاف رمضان ہی میں ہو لیکن اگر کوئی غیر رمضان میں اعتکاف کرلے تو جائز ہے۔(مجموع الفتاوى 20/160-159)

سوال/4: کیا اعتکاف کے درست ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح قول کے مطابق اعتکاف کے درست ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں ہے۔(مجموع الفتاوى 15/441)

سوال/5: کیا رمضان کے آخری عشرہ کے علاوہ کسی بھی وقت اعتکاف کرنا جائز ہے؟

جواب: ہاں اعتکاف کسی بھی وقت کرنا جائز ہے، افضل ترین وقت رمضان کا آخری عشرہ ہے۔(اللجنه الدائمه 10/410)

سوال/6: کیااعتکاف کے معاملہ میں عورت بھی مردوں کی طرح ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی اعتکاف کرنا مشروع ہے بشرطیکہ کسی برائی یا فتنے کا اندیشہ نا ہو اگر برائی یا فتنے کا اندیشہ ہو تو عورت اعتکاف نہیں کرے گی، اسی طرح اگر عورت کے اعتکاف کی وجہ سے اس کے بچے بگڑ رہے ہوں یا شوہر کی حق تلفی ہو رہی ہو تو بھی عورت کے لئے اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے۔(نور علی الدرب)

اعتکاف کی جگہ

سوال/7: اعتکاف کی جگہ کیا ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اعتکاف کی جگہ مسجد ہے جہاں پنج وقتہ نمازیں قائم کی جاتی ہوں، ہاں اگر جمعہ کے لئے نکلنے سے اعتکاف میں خلل واقع ہو رہا ہو تو حتی الامکان جامع مسجد میں اعتکاف کرنا افضل ہے۔ (مجموع الفتاوى 15/442)

ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر مسجد میں اعتکاف کرنا جائز ہے خواہ اس میں نماز جمعہ قائم کی جاتی ہو یا نا کی جاتی ہو لیکن جامع مسجد میں اعتکاف کرنا افضل ہے۔(مجموع الفتاوى 20/155)

سوال/8: کیا مسجد حرام میں مرد اور عورت سب کے لئے اعتکاف کرنا جائز ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسجد حرام اور مسجد نبوی میں مردوں اور عورتوں کے لئے اعتکاف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ نمازیوں کو تکلیف نا پہنچے اور کوئی کسی کو تکلیف نا پہنچائے۔(مجموع الفتاوى 15/440)

سوال/9: کیا مساجد ثلاثہ (مسجد حرام، مسجد نبوی، بیت المقدس) کے علاوہ مساجد میں اعتکاف کرنا درست ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الف: مساجد ثلاثہ کے علاوہ مسجدوں میں اعتکاف کرنا درست ہے الا یہ کہ کوئی مساجد ثلاثہ میں اعتکاف کرنے کی نذر مان لے تو نذر پورا کرنے کے لئے اس شخص کو انہیں مساجد میں اعتکاف کرنا ضروری ہے۔

ب: ہاں اگر کوئی یہ شرط لگالے کہ اسی مسجد میں اعتکاف کرے گا جس میں با جماعت نماز ہوتی ہے تو اس شخص کا اعتکاف ایسی مسجد میں نہیں ہوگا جس میں با جماعت نماز ادا نہیں کی جاتی ہے۔(مجموع الفتاوى 15/444)

ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مساجد ثلاثہ کے علاوہ مساجد میں اعتکاف کرنا جائز ہے اور اگر یہ حدیث { کہ تین مساجد (مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ) کے علاوہ مسجدوں میں اعتکاف درست نہیں } صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مساجد ثلاثہ میں اعتکاف کرنا زیادہ اکمل وافضل ہے۔(مجموع الفتاوى 20/160)

سوال/10: عورت اعتکاف کرنا چاہے تو کہاں کرے؟

جواب: عورت اعتکاف کرنا چاہے تو وہ بھی مسجد ہی میں اعتکاف کرے بشرطیکہ کوئی شرعی عذر نا ہو، اگر کوئی شرعی عذر موجود ہو تو عورت اعتکاف نہیں کرے گی۔(مجموع الفتاوی 20/163)

سوال/11: کیا مسجد کے سیکیورٹی گارڈ کے روم یا مسجد کے اسٹور روم میں اعتکاف کرنا درست ہوگا؟

جواب: الف: مسجد کے اندر موجود وہ کمرے جن کے دروازے مسجد میں کھلتے ہوں وہ مسجد کے حکم میں ہوتے ہیں۔

ب: اور اگر کمرے مسجد کے باہر ہوں تو وہ مسجد میں شمار نہیں کئے جائیں گے خواہ ان کے دروازے مسجد کے اندر ہی کیوں نا کھلتے ہوں۔(اللجمه الدائم 10/412)

اعتکاف کے ارکان اور شروط

سوال/12: اعتکاف کے ارکان اور شروط کیا ہیں، کیا اعتکاف بلا روزہ کے بھی درست ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الف: اعتکاف کا رکن ہے: اللہ کی عبادت اور اس کا تقرب حاصل کرنے نیز اللہ کی عبادت کے لئے خود کو فارغ کرنے کی غرض سے مسجد کو لازم پکڑنا۔

ب: اعتکاف کی شرطیں وہی ہیں جو بقیہ عبادات کی ہیں مثلا: مسلمان ہونا، عاقل ہونا، (بالغ کی شرط نہیں) نابالغ بھی اعتکاف کر سکتا ہے اسی طرح مرد اور عورت دونوں اعتکاف کر سکتے ہیں۔

ت: بلا روزہ کے اعتکاف جائز ہے اسی طرح ہر مسجد میں اعتکاف جائز ہے۔ (مجموع الفتاوی 20/162)

اعتکاف کا وقت

سوال/13: کیا اعتکاف میں داخل ہونے اور نکلنے کا وقت متعین ہے اور کیا اعتکاف کو بیچ میں چھوڑ دینا جائز ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الف: اہل علم کے صحیح قول کے مطابق اعتکاف کا کوئی محدود وقت متعین نہیں۔

ب: اعتکاف کرنے والے کے لئے سنت یہ ہے کہ جب اعتکاف کی نیت کرے تب اعتکاف گاہ میں داخل ہو اور جتنے وقت اعتکاف کی نیت کیا ہو وہ وقت گزرنے کے

بعد اعتکاف گاہ سے نکل جائے۔

ت: اگر ضرورت پڑے تو اعتکاف کو بیچ میں چھوڑنا جائز ہے، کیونکہ اعتکاف سنت ہے اور نذر مانے ہوئے اعتکاف کے علاوہ اعتکاف کو مکمل کرنا واجب نہیں۔

ث: رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا مستحب ہے اور جو رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرنے کا ارادہ رکھے اس کے لئے نبی کریم ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے اپنے اعتکاف گاہ میں اکیسویں رمضان کو نماز فجر کے بعد داخل ہونا اور آخری عشرہ مکمل ہونے کے بعد نکلنا سنت ہے۔(مجموع الفتاوی 15/442)

سوال/14:(آخری عشرہ کے)اعتکاف کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جمہور اہل علم کے نزدیک اعتکاف کا وقت اکیسویں رات ہی کو شروع ہو جاتا ہے نا کہ اکیسویں کی فجر سے۔

ب: جبکہ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ اعتکاف کی ابتداء اکیسویں رمضان کی فجر سے ہوتی ہے۔(مجموع الفتاوی 20/169)

سوال/15:اعتکاف کرنے والا اعتکاف گاہ سے کب نکلے گا؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والا اعتکاف گاہ سے رمضان کا مہینہ ختم ہونے کے بعد نکلے گا اور رمضان کا مہینہ عید کا چاند نکلنے پہ ختم ہوتا ہے۔

(مجموع الفتاوی 20/170)

سوال/16: جس شخص نے رمضان کے آخری عشرہ کے اعتکاف کی نیت کی اور چاہے کہ رمضان کی آخری رات کو اپنے اعتکاف گاہ سے نکل جائے تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر نذر کا اعتکاف نہیں ہے تو رمضان کے آخری دن اعتکاف ختم کرنے میں کوئی گناہ نہیں، لیکن جو پورا کرنا چاہے تاکہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کو پالے تو اسے چاہئے کہ اعتکاف گاہ سے نا نکلے یہاں تک کہ شوال کا مہینہ شروع ہو جائے۔(مجموع الفتاوی 184/20)

اعتکاف کے آداب

سوال/17: اعتکاف کرنے والے شخص پر حالت اعتکاف میں کن چیزوں کی پابندی لازم ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اعتکاف گاہ کو لازم پکڑے رہے اللہ کے ذکر واذکار اور عبادت میں مشغول رہے،

سوائے فطری ضروریات کے اعتکاف گاہ سے نا نکلے مثلا: پیشاب پاخانہ اسی طرح اپنے لئے کھانے پینے کا سامان لانا اگر کوئی اور لانے والا نا ہو تو، اعتکاف کر رہی عورت کے لئے جائز نہیں کہ اس کا شوہر اس کے پاس آئے، اسی طرح اعتکاف کر رہے مرد کے لئے بھی جائز نہیں کہ اس کے پاس اس کی بیوی آئے بہتر ہے کہ اعتکاف کرنے والا شخص لوگوں سے باتیں نا کرے ہاں اگر کوئی مرد یا کوئی محرم عورت (ماں، بہن، بیٹی وغیرہ) ملنے آجائیں تو ان سے (بقدر ضرورت) بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(مجموع الفتاوی 15/440)

سوال/18: اعتکاف میں مستحب اعمال کیا ہیں؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اعتکاف میں مستحب یہ ہے کہ انسان اللہ کی عبادت، قرآن کی تلاوت، اللہ کے ذکر واذکار اور نماز میں مشغول رہے اور لا یعنی کاموں میں اپنا وقت ضائع نا کرے۔(مجموع الفتاوی 20/175)

اعتکاف کرنے والے کا (مسجد سے) نکلنا

سوال/19: اعتکاف گاہ سے نکلنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اعتکاف کررہے شخص کے مسجد سے نکلنے کو فقہاءنے تین قسموں میں تقسیم کیا ہے:

الف: ایسے کاموں کے لئے نکلنا جو شرعا یا فطرتا ضروری ہیں مثلا نماز جمعہ یا قضاء حاجت کے لئے نکلنا یہ جائز ہے۔

ب: اطاعت کے ایسے کام کے لئے نکلنا جو اعتکاف کرنے والے پر ضروری نہیں ہے جیسے مریض کی عیادت کرنا یا جنازہ میں شرکت کرنا اگر اعتکاف کے شروع میں اس کی شرط لگائی ہے (کہ مریض کی عیادت کرے گا اور جنازے میں شریک ہوگا) تو جائز ہے ورنہ ناجائز۔

ج: ایسے کام کے لئے نکلنا جو اعتکاف کے منافی ہو مثلا خرید وفروخت کے لئے نکلنا، اپنی بیوی سے ہمبستری کے لئے نکلنا تو یہ جائز نہیں چاہے شروع میں شرط رکھا ہو یا نا رکھا ہو۔(مجموع الفتاوی 20/175)

سوال/20: کیا اعتکاف کرنے والے کے لئے اپنے گھر جاکر کھانا اور غسل کرنا جائز ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الف: اگر کوئی کھانا لانے والا نا ہو تو اعتکاف کرنے والے کے لئے اپنے گھر جاکے کھانا جائز ہے، اگر کوئی کھانا لانے والا

موجود ہو تو ایسی صورت میں مسجد سے نکل کر کھانا کھانے جانا درست نہیں کیونکہ اعتکاف کرنے والا صرف ضروری کاموں کے لئے ہی نکل سکتا ہے۔

ب: اگر غسل جنابت (احتلام کی وجہ سے) کی ضرورت ہو تو نکلنا ضروری ہے کیونکہ غسل کرنا اس کے اوپر واجب ہے اور اگر جنابت کا غسل نا ہو صرف ٹھنڈک حاصل کرنا مقصد ہو تو مسجد سے نا نکلے کیونکہ یہ اس کے لئے ضروری نہیں ہے، اگر (پسینہ وغیرہ کے سبب) جسم سے بدبو نکل رہی ہو جو نا قابل برداشت ہو اور اسے ختم کرنا مقصد ہو تو ایسی صورت میں نکلنا جائز ہے۔(مجموع الفتاوی 20/178)

سوال/21: مسلمانوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حالت اعتکاف میں ٹیلیفون پر بات کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الف: مسلمانوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حالت اعتکاف میں ٹیلیفون پہ بات کرنا جائز ہے بشرطیکہ ٹیلیفون اسی مسجد میں ہو جس میں اعتکاف کر رہا ہے، کیونکہ وہ مسجد سے نکل نہیں سکتا ہے۔

ب: اگر ٹیلیفون مسجد کے باہر ہو تو مسجد سے نکل کر بات کرنا جائز نہیں ہے اور جو شخص مسلمانوں کی ضروریات پورا کرنے کے لئے متعین کیا گیا ہو اس کے لئے

اعتکاف کرنا درست نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں کی ضروریات کو پورا کرنا اعتکاف سے زیادہ اہم ہے۔(مجموع الفتاوی 180/20)

سوال/22: کیا اعتکاف کرنے والے کے لئے مریض کی عیادت کرنا اور دعوت قبول کرنا جائز ہے؟

جواب: اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ دوران اعتکاف نہ تو کسی مریض کی عیادت کے لیے جائے اور نہ ہی کسی کی دعوت کھانے مسجد سے باہر جائے، اور نہ ہی اپنی گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لیے مسجد سے نکلے، اور نہ ہی کسی جنازہ کے ساتھ جائے اور اسی طرح ڈیوٹی پر جانے کے لیے مسجد سے باہر نہ نکلے ۔(اللجنة الدائمة: 410/10)

سوال/23: کیا اعتکاف کرنے والا عمرہ کرنے کے لئے اعتکاف گاہ سے نکل سکتا ہے؟

جواب: ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الف: اگر نذر مانا ہوا اعتکاف ہے اور اس کا وقت بھی متعین ہے تو اسے پورا کرنا ضروری ہے کیونکہ اللہ کی اطاعت میں مانی گئی نذر پوری کرنا لازم ہے۔

ب: اور اگر نفلی اعتکاف ہے تو اعتکاف کرنے والے کو اختیار ہے چاہے تو اسے پورا کرے چاہے اسے بیچ میں چھوڑ کے عمرہ کرنے چلا جائے۔(مجموع الفتاوی 446/15)

سوال/24: کیا حرم کے اندر اعتکاف میں بیٹھے ہوئے شخص کے لئے چھت پہ جا کر درس سننا جائز ہے؟

جواب: اعتکاف کرنے والے کے لئے مسجد کی چھت پہ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ مسجد سے نکل کر چھت پہ جانا چند قدموں کا فاصلہ ہوتا ہے، اور مسجد میں واپس آنے کا پورا ارادہ بھی ہوتا ہے، لہذا مسجد کی چھت پہ جانے میں کوئی حرج نہیں۔(مجموع الفتاوی 20/181)

متفرقات

سوال/25: جس شخص کے اوپر ذمہ داری ہو اس کے لئے اپنی ذمہ داری ادا کرنا افضل ہے یا اعتکاف کرنا؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الف: اگر کسی شخص کے اوپر اس کے اہل وعیال کہ ذمہ داریاں ہیں اور واجب ذمہ داریاں ہیں تو ذمہ داری ادا کرنا اس پر واجب ہے اور اعتکاف کرے تو گنہگار ہو گا۔

ب: اگر غیر واجب ذمہ داریاں ہیں تو بھی ذمہ داری کو ادا کرنا اعتکاف سے افضل ہے۔

ت: فارغ البال شخص کے لئے اعتکاف کرنا مشروع ہے، اگر اس کے اوپر آخری عشرہ کے ابتدائی ایام میں ذمہ داریاں ہوں اور درمیان میں ذمہ داریاں ادا کر کے فارغ ہو جائے اور اعتکاف کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں ہے کر سکتا ہے۔(مجموع الفتاوی 178/20)

سوال/26: کیا اعتکاف کرنے والے کے لئے مسجد کے اندر اِدھر اُدھر آنا جانا جائز ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جی ہاں اعتکاف کرنے والے کے لئے مسجد کے اندر اِدھر اُدھر آنا جانا جائز ہے۔(مجموع الفتاوی 177/20)

سوال/27: کیا مسجد حرام میں اعتکاف کرنے والے کے لئے خانہ کعبہ کا طواف کرنا جائز ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جی ہاں مسجد حرام میں اعتکاف کرنے والے کے لئے خانہ کعبہ کا طواف کرنا جائز ہے، کیونکہ اعتکاف کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ انسان جس جگہ اعتکاف کر رہا ہے اسی جگہ کو لازم پکڑے رہے اور اس

جگہ سے اِدھر اُدھر نا جائے، بلکہ اعتکاف کا مطلب ہے مسجد کو لازم پکڑنا۔ (مجموع الفتاوی 20/180)

سوال/28: اگر باپ اپنے بیٹے کو غیر معقول وجوہات کی بنا پر اعتکاف کی اجازت نا دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الف: اعتکاف کرنا سنت ہے جبکہ والدین کی فرماں برداری کرنا واجب اور واجب سنت کی وجہ سے ساقط نہیں ہو سکتا نا ہی سنت اور واجب میں تعارض ہی ہو سکتا ہے کیونکہ واجب ہمیشہ سنت پر مقدم ہوتا ہے۔

ب: میری آپ کو نصیحت ہے کہ آپ اعتکاف نا کریں، لیکن اگر آپ کے والد منع کی وجہ نا بتائیں تو ان کی اطاعت کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ ایسے معاملہ میں اطاعت نہیں کی جائے گی جس میں ان کا کوئی فائدہ نا ہو اوپر سے آپ فائدے سے محروم ہو رہے ہوں۔ (مجموع الفتاوی 20/159)

سوال/29: حالت اعتکاف اور غیر اعتکاف میں مسجد کے اندر رات گزارنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الف: حالت اعتکاف میں مسجد کے اندر رات گزارنا ضروری ہے۔

ب: عام حالات میں بوقت ضرورت مسجد کے اندر سونا جائز ہے، ہاں مسجد ہی کو اپنا خواب گاہ بنا لینا درست نہیں کیونکہ مسجدیں سونے کے لئے نہیں بنائی جاتی ہیں۔

(مجموع الفتاوی 20/182-183)

سوال/30: یہ حدیث (ومَنِ اعتكف يومًا ابتِغاءَ وجهِ اللهِ باعد اللهُ بينَه وبينَ النارِ ثلاثةَ خنادقَ كُلُّ خَندَقٍ كما بينَ الخافِقَيْنِ. ترجمہ: جو شخص اللہ کی رضامند حاصل کرنے کے لئے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندق کا فاصلہ کر دیتا ہے اور ہر خندق کا فاصلہ مشرق و مغرب کی دوری کے برابر ہوتا ہے) کیسی ہے؟

جواب: یہ حدیث ضعیف ہے۔(اللجنة الدائمة 412/10)

المـراجـــع:

مجموع فتاوى العلامة ابن باز

مجموع فتاوى اللجنة الدائمة

مجموع فتاوى العلامة ابن عثيمين

فتاوى نور على الدرب العلامة ابن عثيمين.